اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۷ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵۱


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اصلاح اور تربیتِ نفوس کے متعلق صحیح راہ عمل اختیار کرنے کی ضرورت

اصلاح اور تربیت کا کام اپنے اندر بہت سی مشکلات رکھتا ہے۔ اور وہی لوگ اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں جو پہلے نفسانی جوشوں سے اپنے آپکو پاک کریں۔ اور تقویٰ اللہ اختیار کریں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون (حجرات) یعنی مومن بھائیوں کے درمیان اصلاح کی صورت پیدا کرنا۔ اور تقوےٰ اللہ کو مدنظر رکھنا خدا کے رحم کا جاذب ہے:۔

پس جو لوگ اصلاح و تربیت کے کام پر مامور ہوں۔ ان میں بہت بڑی قوت برداشت ہونی چاہیئے۔ اور خدا کی رضامندی کے حصول کے ارادہ اور نیت سے یہ کام کرنا چاہیئے:۔

یوں تو دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو اپنے آپ کو اصلاح کے مقام پر کھڑا کر لیتے ہیں۔ اور بظاہر بنی نوع انسان سے ہمدردی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ مگر جب اصلاح کرنے کا وقت آتا ہے۔ اور وہ کسی کو نصیحت کرنے پر آگے سے تیز جواب پاتے ہیں۔ تو بجائے اپنا جوش دبانے کے فوراً اس سے لڑ پڑتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس شخص کی بیماری تو جوں کی توں رہتی ہے۔ اور خود ناصح صاحب کے اندر مرض پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس قدر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ اس شخص سے بولنا تو درکنار اُسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے اور اگر ان سے کوئی کہے۔ کہ بے شک نصیحت کا نہ ماننا بھی غلطی ہے۔ مگر بالمقابل آپ کا اس طرح برافروختہ ہونا بھی مناسب نہیں۔ تو وہ ایسا کہنے والے کے گلے کا ہار بننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ غرضکہ اپنے افعال سے اس بات کا ثبوت بہم پہونچائیں گے۔ کہ وہ ہرگز اصلاح اور تربیت کے کام کے مناسب نہیں:۔

درحقیقت اس اعلےٰ اور ارفع مقام کے لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے وجود باجود کو منتخب فرمایا ہے۔ اور وہی ہیں۔ جنہوں نے اس کام کو سرانجام دیا۔ اور اس کام میں سب سے اول نمبر سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جنہوں نے ہر قسم کی اذیت اور مصیبت برداشت کی۔ اور تکلیف پر تکلیف دیکھی۔ مگر بنی نوع انسان کی ہمدردی کو نہ چھوڑا۔ اور یہ بات آپ کے پاک وجود میں اس قدر نمایاں تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ یعنی اے رسولؐ شاید تو اپنے نفس کو ہلاک کر دے گا۔ اس لئے کہ یہ ایمان دار کیوں نہیں ہوتے۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ایمان دار بنانے کے لئے اس قدر کوشش فرماتے۔ کہ اپنی جان کی پروا نہ کرتے:۔

طائف کا واقعہ تاریخ دان اصحاب سے مخفی نہیں۔ کس طرح آپ کو دکھ دیا گیا۔ اور ظلم کا نشانہ بنایا گیا۔ آپ کو ان لوگوں سے کوئی ذاتی غرض نہ تھی۔ صرف ان کے فائدے کے لئے سفر کی صعوبت برداشت کر کے اپنے غلام کو ساتھ لے کر تشریف لے گئے تھے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعظ کو سُنتے۔ اور فائدہ اٹھاتے۔ انہوں نے طائف کے غنڈے اور بدمعاش لوگ آپ کے پیچھے لگا دیئے جنہوں نے کئی میل تک آپ پر پتھر چلا چلا کر آپ کے ٹخنے مبارک لہولہان کر دیئے۔ اس موقعہ پر پہاڑ کے فرشتے نے کہا۔ کہ اگر آپ پسند کریں۔ تو طائف کے رہنے والوں کو پہاڑ گرا کر پیس دیا جائے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اے اللہ میری قوم کو ہدایت سے مشرف فرما۔ یہ بُرا سلوک انہوں نے مجھ سے اس لئے کیا ہے۔ کہ یہ جانتے نہیں۔ اور فرمایا۔ کہ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا۔ جو اسلام کو قبول کرینگے۔ اور اس سے بہرہ ور ہونگے۔ غور فرمائیے کہ کیا کوئی دُنیادار دشمنوں کی دشمنی اور تکلیفدہی پر یہ نمونہ دکھا سکتا ہے۔ قرآن کریم مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے نیک نمونہ بناؤ اور جس طرح انہوں نے اپنی زندگی میں بنی نوع انسان سے تکلیف اٹھا کر بھی ان کو فائدہ پہونچایا تم بھی ویسا ہی کرو۔

اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے بنی نوع انسان سے ویسے ہی ہمدردی کا سلوک کیا۔ جیسا کہ اسلام کا حکم ہے۔ چنانچہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کی شہادت آپ کے الہامات میں خدا کی طرف سے موجود ہے جو ان الفاظ میں ہے۔ انکؑ لعلی خلق عظیم اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کی شہادت نہ صرف آپ کے ماننے والے دیتے ہیں۔ بلکہ مخالف بھی آپ کے خلاف محض جھوٹے مقدمات دائر کئے گئے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت آپ کے شامل نہ ہوتی۔ تو یقیناً آپ کو بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا لیکن خدا نے حکام پر اصل حقیقت کھول دی۔ اور آپ ہر مقدمہ میں بری ثابت ہوئے۔ پھر آپ کو فیصلہ جات میں دشمنوں کے خلاف مقدمہ کرنے کی اجازت دی گئی مگر آپ نے اسلامی تعلیم ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم کے مطابق عمل کرتے ہوئے انہیں معاف کر دیا۔ اگر آپ ان لوگوں کے خلاف مقدمات کرتے تو یقیناً وہ لوگ اپنے کیفر کردار کو پہونچ جاتے۔ مگر آپ نے اپنی مرضی کو خدا کی مرضی کے تابع کیا۔ اور وہی کیا جو خدا کا منشاء تھا۔

یہ باتیں طالبان ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں چاہیئے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپکو احمدیت کی طرف منسوب کرتا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کو فخر خیال کرتا ہے۔ وہ بنی نوع انسان کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمونہ کو اختیار کر کے اپنی عاقبت کو درست کرے۔ نیز اصلاح وتربیت کے کام میں وہ طریق اختیار کرے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کیا تھا ؏

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

# صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے نکاح کی تقریب پر جماعت احمدیہ لنڈن کا اظہار مسرت

جماعت احمدیہ لنڈن کا ایک جلسہ بصدارت مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد ۱۱ر جون بروز اتوار مسجد احمدیہ لنڈن میں منعقد ہوا۔ امام صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بالکل اکیلے تھے۔ اور لوگوں کی نظروں سے دور گوشہ تنہائی میں اپنی زندگی بسر کرتے تھے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا کہ وہ ترقی کرینگے اور ان کی نسل بڑھے گی۔ اس ضمن میں مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سنائے اور کہا کہ ایسے مواقع مثلاً صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا نکاح حضور کی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے زندہ شاہکار ہیں۔ اور یہ مواقع ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر دنیا کے ہر احمدی کو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

مسٹر بلال نٹل نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کی تائید مسٹر مسعود نے کی۔ اور جو باتفاق آراء منظور کیا گیا۔

ہم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی شادی اور صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کے نکاح پر جو حال میں ہوئے ہیں انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور انہیں دلی مبارکباد عرض کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان نونہالوں پر اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی برکات نازل ہوں۔

نیز ہم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں ان کے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مقرر ہونے پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ممتاز احمد سیکرٹری

# مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ

قادیان ۳ جولائی۔ مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار جلسہ آج نماز عشاء کے بعد مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا جس میں تمام مجالس بصورت جلوس شریک ہوئیں جنکو ایک ترتیب میں بٹھایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد سب اراکین نے کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا۔ پھر نظم کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب ناصر سیکرٹری مجلس مرکزیہ نے رپورٹ کارگزاری بابت ماہ مئی سنائی۔ اس کے بعد حضرت مولانا شیر علی صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر تمام اراکین نے اللہ اکبر۔ حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ خدام الاحمدیہ زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔ صدر محترم نے جھنڈے کی اہمیت بیان کی۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجمع کے ساتھ دعا فرمائی۔

اس کے بعد مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے خدام الاحمدیہ کو پختہ ارادہ اور عزم صمیم پیدا کرنے کی تلقین کی۔ مولانا عبد الرحیم صاحب نیر نے انسانی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ خدمت خلق ہی عبادت ہے۔ اور تمام نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی نصیحت کی۔ بعد ازاں مولوی محبوب عالم صاحب خالد نے تقریر کی۔ پھر صدر محترم نے اراکین کو خود اعتمادی پیدا کرنے کی طرف متوجہ کیا اور جلسہ بارہ بجے شب بعد دعا برخاست ہوا ؏

# مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۳ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ومر سالہ سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور معہ اہل بیت بخیریت پہونچ گئے ہیں الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؏

یکم جولائی سے صدر انجمن احمدیہ کے حسب ذیل کارکنان کی تبدیلی کی گئی ہے۔

(۱) قاضی رشید احمد صاحب ارشد نظارت دعوۃ وتبلیغ سے نظارت امور خارجہ میں

(۲) چودہری ظہور احمد صاحب نظارت امور خارجہ سے نظارت تعلیم وتربیت میں

(۳) پیر خلیل احمد صاحب نظارت تعلیم وتربیت سے نظارت دعوۃ وتبلیغ میں

(۴) منشی رمضان علی صاحب نظارت امور عامہ سے نظارت بیت المال میں

(۵) منشی کلیم الرحمٰن صاحب نظارت بیت المال سے نظارت امور عامہ میں

(۶) چودھری نور احمد خان صاحب نظارت بہشتی مقبرہ سے نظارت ضیافت میں اور

(۷) قاضی نور محمد صاحب نظارت ضیافت سے نظارت بہشتی میں

**دعائے مغفرت** میاں محمد دین صاحب مانگ ضلع سیالکوٹ کا بچہ اور بابو فقیر اللہ صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز میاں چنوں کے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

# اِسلام کی ایک بے نظیر جامع دُعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا، مذہب کی رُوح اور جان ہے۔ مذہب کی تمام تر رعنائی اور حُسن اسی پر قائم ہے۔ اور یہی ایک ذریعہ ہے جس سے کسی مذہب کا زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر کسی مذہب کے پیرؤوں کے دل سے دُعا پر یقین اٹھ جائے۔ تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس مذہب کا پیمانہ حیات لبریز ہو چکا۔ اور اب وُہ ایک جسدِ بے جان کی طرح رہ گیا ہے جس کا کارزارِ حیات سے کوئی تعلق نہیں مگر دُعا جس قدر قیمتی چیز ہے۔ اسی قدر عدم عرفان اس سے پورا فائدہ اٹھانے سے بنی نوع انسان کو محروم رکھتا ہے جس طرح ہتھیار سے وُہی شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جو ہتھیار چلانا جانتا ہو۔ اسی طرح دُعا سے بھی عارف ہی فائدہ اٹھاتا جاتا ہے۔ وُہ جسے اس کو پوری واقفیت نہیں ہوتی۔ اس سے پوری طرح مستفیض نہیں ہو سکتا۔ دُعا دراصل ہر شخص کی معرفت پہچاننے کی ایک میزان ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دُعا کرنے والا خدا تعالےٰ کی محبت کے مقام کو کہاں تک طے کر چکا ہے۔ کہاں تک وُہ اس کی بے پایاں قدرت اور اس کے لاانتہا اسرار سے واقف ہے۔ اور کہاں تک وُہ اپنی بے چارگی کو جانتا۔ اپنی ضروریات کو پہچانتا۔ اور اپنے حوائج سے اطلاع رکھتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے دو شخص بادشاہ کے سامنے پیش ہوں۔ اور وُہ ان سے کہے۔ کہ تم جو چاہو۔ مجھ سے مانگو۔ اب ایک شخص تو صرف ایک پیسہ مانگے۔ اور دوسرا کوئی ایسی جاگیر طلب کرے۔ جو اسے عمر بھر نفع پہنچانے والی ہو۔ اب یوں تو دونوں کو ان کی مطلوبہ اشیاء مل جائیں گی۔ مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ دونوں برابر ہیں۔ یقیناً ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ نہ صرف ان کی ذاتی معرفت اور بصیرت میں۔ بلکہ اس امر میں بھی۔ کہ ایک نے بادشاہ کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا۔ مگر دوسرا اس کا صحیح اندازہ لگانے سے قاصر رہا۔ یہی حال دُعا کا ہے۔ دُعا ایک معیار ہے اس محبت الٰہی کے اندازہ لگانے کا۔ جو قلب انسانی میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ اور دُعا ایک معیار ہے اس قرب کا جو ایک عارف کو اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اس محک اور معیار کو اپنے سامنے رکھے۔ اور پھر آئیے۔ ہم آپ کو دو دعاؤں کا نمونہ دکھائیں۔ جو دو مختلف انبیا کی زبان سے نکلیں۔ ان میں سے ایک دُعا تو وُہ ہے۔ جو حضرت مسیح ناصری نے سکھائی۔ اور دوسری وُہ دُعا ہے۔ جو سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے متبعین کو سکھائی۔ حضرت مسیح انجیل میں فرماتے ہیں:۔

"تم اس طرح دُعا مانگا کرو۔ کہ اے ہمارے باپ۔ تُو جو آسمان پر ہے۔ تیرا نام پاک مانا جائے۔ تیری بادشاہت آئے۔ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔ اور جس طرح ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے۔ تو بھی ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔ اور ہمیں آزمائش میں نہ لا۔ بلکہ بُرائی سے بچا۔" (متی ۶ ۹ تا ۱۳)

اس دُعا سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ

اول حضرت مسیح کے نزدیک زمین خدا تعالےٰ کی تقدیس سے خالی ہے۔ تبھی بنی نوعِ انسان کو یہ دُعا مانگنے کا ارشاد کیا گیا ہے۔ کہ زمین پر خدا تعالےٰ کی تقدیس تسلیم کی جائے۔ اور اس کا نام "پاک مانا جائے"

دوم۔ اس دُعا سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت ابھی تک آسمان تک ہی محدود ہے۔ اور زمین پر اس کی بادشاہت نہیں آئی۔ اسی لئے یہ دُعا مانگنے کا ارشاد ہے کہ "تیری بادشاہت آئے"

سوم۔ باوجود اس بات کے کہ زمین پر ابھی خدا تعالےٰ کی بادشاہت نہیں آئی۔ اس سے دعا یہ مانگی جاتی ہے۔ کہ ہماری روز کی روٹی ہمیں دے۔ جس سے ضمناً یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی حیات کا منتہیٰ روٹی حاصل کرنا ہی ہے:۔

چہارم۔ جس طرح بعض فراخ دل قرضداروں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اسی طرح خدا سے کہا گیا ہے۔ کہ تو ہمیں اپنا قرض معاف کر دے گویا بندوں نے خدا سے بطور قرض کچھ لیا ہے۔ جس کی معافی کی اس دُعا میں درخواست کی گئی ہے:۔

ان چاروں باتوں پر غور کر کے دیکھ لیا جائے نفس الامر کے لحاظ سے ان میں سے کوئی بھی درست نہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ زمین خدا تعالےٰ کی تقدیس سے خالی ہے۔ اس کی تکذیب کے لئے کہیں دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ لاکھوں راستباز اور نیک دل انسان اپنی ذاتی گواہی اس معاملہ میں پیش کر سکتے۔ اور کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ دن رات خدا تعالےٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں۔ اور جو لوگ قانون شریعت کے ماتحت خدا تعالےٰ کے حضور اپنا سر نہیں جھکاتے۔ وُہ قانون قضا و قدر سے لاچار ہو کر فروتنی اور عاجزی سے خدا تعالےٰ کے حضور جھکے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس کے برعکس یہ عقیدہ پیش کیا ہے۔ کہ یسبح للہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض۔ یعنی زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ درختوں کا پات پات اور ڈالی ڈالی سب اس کی تسبیح میں مشغول ہیں۔ اسی طرح ان من شیءٍ الا یسبح بحمدہ کا عقیدہ اس نے پیش کیا ہے۔ جو انجیل کے اس وسوسہ کو بیخ و بن سے اکھیڑنے والا ہے:۔

دوسری بات انجیلی دُعا میں یہ تھی۔ کہ زمین پر خدا تعالےٰ کی بادشاہت نہیں۔ یہ بھی بالبداہت غلط ہے۔ کیا روزانہ دکھائی نہیں دیتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے ایک مقررہ قانون کے مطابق انسانوں کی عمریں ختم ہوتی ہیں۔ اور ہزار ہا مرتے اور ہزار ہا پیدا ہوتے ہیں۔ زمین سبزیاں پھل اور پھول پیدا کرتی ہے۔ کروڑ ہا امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر ہو جاتے ہیں۔ زلزلے طوفان بجلیاں۔ اور مختلف حوادث آئے روز آتے رہتے ہیں۔ تو کیا یہ سب کچھ خود بخود ہو رہا ہے اور کیا ابھی تک خدا تعالےٰ کی بادشاہت دنیا پر نہیں آئی۔ پھر تعجب یہ کہ عیسائی ایک طرف تو کہتے ہیں۔ کہ آسمان کچھ چیز نہیں۔ اور دوسری طرف کہتے ہیں۔ کہ زمین پر خدا تعالےٰ کی بادشاہت نہیں آئی جس کے معنے یہ ہُوئے۔ کہ نہ اسکی بادشاہت آسمانوں میں ہے۔ نہ زمینوں میں پھر وُہ کس پر حکومت کر رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آسمان کا راز تو ایک مخفی امر ہے ہماری مادی آنکھوں کے لحاظ سے زمینی بادشاہت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ زمین پر اس کی بادشاہت ہر شخص کو نظر آ رہی ہے۔ بالخصوص موت ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے پنجۂ آہنی کی گرفت سے خدا تعالےٰ کی بادشاہت کا پورا نقشہ انسانی آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا ہے۔ اسلام نے اسی وجہ سے یہ تعلیم پیش فرمائی ہے۔ کہ لہٗ ملک السمٰوت والارض یعنی خدا تعالےٰ کی بادشاہت آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے:۔

تیسرے اس دُعا میں روٹی کو اپنا سب سے بڑا مقصد قرار دیا گیا ہے۔ جس کا حصول گویا حیاتِ انسانی کا اصل مدعا ہے حالانکہ روٹی تو صرف قیام حیات کا ایک ذریعہ ہے اس ذریعہ کو مقصد قرار دینا نادانی ہے انسانی پیدائش کا مقصد رضاء باریتعالیٰ کا حصول ہے۔ اور اس کے لئے ایک مومن کامل کو ہر وقت دُعا مانگنی چاہیئے۔ ضمناً گو اور دُعائیں بھی مانگی جا سکتی ہیں اور مانگنی چاہئیں لیکن اصل دُعا یہی ہونی چاہیئے۔ کہ خدا کا قرب حاصل ہو۔ پھر جبکہ ابھی خدا تعالےٰ کی بادشاہت بزعم عیسائیاں زمین پر نہیں آئی۔ تو روٹی خدا کس طرح دے سکتا ہے جب بادشاہت آ جائے۔ اس وقت یہ دُعا مانگنا البتہ کوئی مفہوم رکھ سکتا ہے۔ اس سے پہلے تو مضحکہ خیز امر ہے۔ علاوہ ازیں ایک لطیفہ یہ ہے کہ اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو آج کی روٹی کے حصول کے لئے بھی صرف دُعا ہی کرنی چاہیئے۔ حالانکہ روٹی صرف دُعا سے نہیں۔ بلکہ دُعا اور جدوجہد دونوں سے حاصل ہوتی ہے جس طرح زمین پر آسمان کا وجود ضروری ہے اور آسمان کے نیچے زمین کا وجود ضروری۔ اسی طرح دعا ایک آسمان ہے جس کی زمین ذاتی جدوجہد ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہیں تبھی تکمیل ہوتی ہے۔ ورنہ نہیں:۔

چہارم۔ یہ بھی صحیح نہیں کہ بندوں نے خدا سے کچھ قرض لیا ہے۔ بندے تو یوم پیدائش سے لے کر وفات تک اور یوم وفات سے لیکر تا ابد ایک ایک لمحہ میں خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد کے محتاج ہیں۔ اور اگر ایک آن کے لئے بھی اس کا دست نصرت پیچھے ہٹ جائے تو انسانی زندگی قطعاً قائم نہ رہ سکے جب حال یہ ہے تو اس سے اپنے گناہوں کی معافی اس رنگ میں طلب کرنا کہ جس طرح ہم قرضداروں کو معاف کرتے ہیں اسی طرح تو ہمیں معاف فرما کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس قسم کا طلب عفو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دریا میں حرکت پیدا کر سکتا ہے۔ پھر اس دعا میں اللہ تعالیٰ کو "باپ" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے۔ حالانکہ باپ کو اپنی اولاد سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ اس محبت کے مقابلہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ جو خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں سے ہے۔ اندریں صورت خدا تعالیٰ کی محبت کو باپ کی محبت کے مشابہ قرار دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یا تو خدا تعالیٰ کی محبت کو سمجھا ہی نہیں گیا۔ اور اگر سمجھا گیا ہے تو اس کے اظہار کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام بنی نوع انسان کو جو دعا روزانہ مانگنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ نہ صرف ایک دفعہ بلکہ پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں۔ اور جس کے بغیر نماز مکمل ہی نہیں سمجھی جاتی وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ اس دعا میں انجیلی دعا کے مقابلہ میں کئی امتیازی امور پائے جاتے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ انجیلی دعا میں تو صرف روٹی طلب کی گئی ہے۔ مگر اس دعا میں خدا تعالیٰ سے صراط مستقیم طلب کیا گیا ہے۔ اور صراط مستقیم اور روز کی روٹی میں جو فرق ہے درحقیقت وہی فرق انجیل اور قرآن میں ہے۔ ظاہر ہے کہ انجیلی دعا میں اس چیز کو طلب کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق صرف فانی جسم کے ساتھ ہے مگر قرآنی دعا میں وہ چیز اللہ تعالیٰ سے مانگی گئی ہے۔ جس کا تعلق روح کے ساتھ ہے پھر روٹی ایسی چیز نہیں جو انسانی نجات کا باعث بن سکے۔ مگر صراط مستقیم انسانی نجات کا ضامن ہے۔ پس انجیلی دعا اگر قبول بھی ہو جائے۔ تو گو پیٹ بھر جائے گا مگر روح کی نجات کا سامان نہیں ہوگا لیکن اسلام وہ دعا پیش کرتا ہے جس سے صرف روح کو دائمی سکھ حاصل ہوتا ہے بلکہ دنیوی حیات میں بھی اللہ تعالیٰ انسان کا متکفل بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے پیارے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ ان کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور وہ انہیں رزق کریم عطا کرتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے کسی نیک انسان کی نسل میں سے سات پشت تک کسی کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ اور یہ بالکل درست ہے۔ پس صراط مستقیم کا حصول اللہ تعالیٰ کو انسان کا متکفل بنا دیتا ہے۔ اور جو خدا کے لئے دنیا چھوڑتا ہے اسے وہ ملکر رہتی ہے۔ مگر جو مومن کہلا کر دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے سنت یہی ہے کہ دنیا اس کے ہاتھ نہیں آتی۔ اسی طرح انجیلی دعا میں زمین کو الٰہی مملکت سے خارج قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس دعا میں جو سورۂ فاتحہ کے رنگ میں سکھائی گئی ہے بتایا گیا ہے کہ زمین پر خدا کا سلسلہ ربوبیت۔ رحمانیت اور رحیمیت جاری ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کو مدد دیتا۔ اور مجرموں کو مالک یوم الدین کی صفت کے ماتحت سزا دیتا ہے۔ گویا زمین کے ذرہ ذرہ پر اور انسان کے عضو عضو پر خدا تعالیٰ کی حکومت ہے۔ اور کوئی متنفس اس کے دائرۂ مملکت سے باہر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں ان صفات کو جمع کر دیا ہے جن کا بادشاہت کے ساتھ تعلق ہے چنانچہ رب العالمین۔ الرحمن۔ الرحیم اور مالک یوم الدین وہی صفات ہیں جن کا ایک بادشاہ کے اندر پایا جانا ضروری ہے۔ غرض سورۂ فاتحہ ایک بہترین جامع دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو سکھائی۔ اس کے معارف بیان کرنے کا نہ یہ موقعہ ہے اور نہ کسی ایک مضمون میں بیان ہو سکتے ہیں مختصر یہ کہ سورۂ فاتحہ اور انجیلی دعا میں بہت بڑا فرق ہے۔ عیسائی اگر ان دونوں دعاؤں پر سنجیدگی سے غور کریں۔ تو انہیں اسلام کی فضیلت تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہوگا۔

# مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کیوں اختیار کی جائے

(۱)

خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کسی ایک شخص یا عالم سے مختص نہیں۔ وہ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اس کے عالمگیر احسانات ایک عالم تک محدود نہیں بلکہ ہر زمانہ اور ہر وقت کے لوگ اپنی زندگی کے لئے اس کے بے انتہا فضلوں کے مرہون ہیں۔ ہوا پانی اور دیگر انعامات الٰہیہ سے مستفید ہونے کی کافر مومن ہر دو کو خدا تعالیٰ توفیق عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح ایک باخدا انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ صفت ربوبیت کے ماتحت اپنے وجود کو یگانوں اور بیگانوں دوست اور دشمن سب کے لئے مفید بنائے۔ بلا امتیاز مذہب وملت افادۂ انام اپنا مسلک قرار دے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو مشعل راہ۔ اپنوں کی خدمت اس لئے ضروری ہے کہ ہر آڑے وقت میں پہلے ان کی نگاہ اپنوں ہی پہ پڑتی ہے۔ رشتہ دار اپنے رشتہ دار سے اور دوست اپنے دوست سے توقع رکھتا ہے کہ دوستی کا دعوے کرنے والے "اپنے" سب سے پہلے مدد کیلئے اٹھیں گے بیمار کی عیادت اور اس کے لئے دوا مہیا کرنا محتاج کی احتیاج پوری کرنا اور مسکین کی مدد کرنا قلوب میں اتحاد پیدا کر دیتا ہے۔ دلجوئی وغمخواری قلوب کو بغض سے پاک کر کے ان میں الفت ومحبت کے جذبات بھر دیتی ہے۔ جس سے جماعت حقیقی معنوں میں جماعت بن جاتی ہے۔ جس قوم کے افراد ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک نہیں ہوتے۔ وہ قوم قوم کہلانے کی مستحق نہیں۔ پس اپنوں کو اپنانے کے لئے مواسات بہترین حربہ ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو" یتیموں بیواؤں۔ محتاجوں۔ فقیروں پر رحم شفقت اور ان کی خدمت خدا تعالیٰ کے رحم کے لئے جاذب ہیں۔ جس کے ہم ہر آن محتاج ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان میں منظم طریق پر خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ اسطرح کہ وہ کسی کی تکلیف دیکھتے ہی بیتاب ہو کر اس کے درد کے مداوی کی تلاش میں سرگرداں ہو جائیں اور چین نہ لیں جبتک اس درد کو دور نہ کر دیں۔ نوجوانان سلسلہ کو چاہیئے کہ فوراً مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر بن جائیں۔ تا خدا تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور وہ سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(از دفتر مجلس خدام الاحمدیہ)

# سہ ماہی رپورٹ ناصرات الاحمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس ناصرات الاحمدیہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء میں قائم ہوئی۔ جس کی پریذیڈنٹ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ سیکرٹری خاکسار اور اسسٹنٹ سیکرٹری محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ مقرر ہوئیں۔ مجلس ناصرات الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق ہر ماہ کے آخر میں عام جلسہ منعقد کیا جاتا رہا۔ سوائے ماہ مئی کے کیونکہ اس دن "گو قار عمل" کی وجہ سے لوگ دار الرحمت کی سڑک کو درست کر رہے تھے۔ اور مردوں کے ہجوم میں سے گزر کر مستورات کا شامل جلسہ ہونا مشکل امر تھا۔ ان جلسوں میں علماء سے بھی تقاریر کرائی گئی۔ اور ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے بھی تقاریر کیں۔ جو اخلاقی وعلمی اور اعتقادی وعملی اصلاح کے متعلق تھیں۔ جلسوں میں مستورات کافی تعداد میں شامل ہوتی رہیں۔ یہ جلسے نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوئے اور ہم جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ازراہ نوازش ہمیں اجازت دی۔ کہ ہر ماہ کی آخری جمعرات کو جو سکول میں تعطیل کا دن ہے۔ اپنا جلسہ کر لیا کریں۔

ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی رخصتانہ کی تقریب سعید کے موقعہ پر نمایاں طور پر کام کیا۔ اسی طرح میاں مظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے موقعہ پر بھی بعض ممبرات نے کام کیا۔ نیز ممبرات ناصرات الاحمدیہ نے قادیان کے تمام محلوں کی غریب اور مسکین مستورات کی ایک فہرست مرتب کی۔ تاکہ ان کو مرکزی لجنہ اماء اللہ سے کام لے کر مزدوری پر دیا جا سکے۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی معاش کا انتظام کر سکیں۔ گو ابھی ناصرات الاحمدیہ کا کام وسیع پیمانے پر نہیں شروع ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ عنقریب ناصرات الاحمدیہ کا کام [illegible] اور [illegible] شروع کر دیں گی۔

اختر [illegible] سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

## کانگرسی جھنڈے اور بندے ماترم کے متعلق گاندھی جی کی ہدایت

گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن کی یکم جولائی کی اشاعت میں کانگرسی جھنڈا لہرانے اور بندے ماترم کا گیت گانے کے متعلق بعض ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ کانگرس کا سہ رنگا جھنڈا لہرانے کا سوال تحریک عدم تعاون کے ایام میں شروع ہوا تھا۔ جبکہ ہندو مسلمان شیر و شکر تھے۔ اور علی برادران نے اس جھنڈے کے نیچے عظیم الشان خدمات سرانجام دی تھیں۔ اس زمانہ میں مسلمان بھی اس جھنڈے پر فخر کرتے تھے۔ مگر ملک کی بدقسمتی ہے کہ اب یہ حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اور ہمارے برے دن آگئے ہیں۔ اب ذرا ذرا سی بات پر فرقہ وارانہ سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس جھنڈے کا لہرانا ہی ہندو مسلم فساد کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے آئندہ اس جھنڈے کو ایسے مواقع پر ہرگز نہ لہرایا جائے۔ جہاں کشیدگی کا احتمال ہو۔ ہندو مسلمانوں کی مشترکہ مثلاً سکولوں، کالجوں اور لوکل باڈیز کی تقاریب پر اسے ہرگز نہ لہرایا جائے۔ غیر کانگرسیوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بعض کانگرسی ایسے ہیں۔ جو اس جھنڈے کو پسند نہیں کرتے اور سرخ جھنڈے کو اس پر ترجیح دیتے ہیں اس لئے آئندہ اس بات کی بہت احتیاط کی جائے۔ اور اگر ایک آدمی بھی مخالف ہو تو ہرگز نہ لہرایا جائے۔ یہی ہدایت بندے ماترم کے گیت کے متعلق یاد رکھنی چاہیئے۔ گو یہ ایک قومی گیت ہے۔ مگر چونکہ ہمارے بعض دوست اس سے ناراض ہوتے ہیں۔ اس لئے جہاں کوئی ایک شخص بھی اس کا مخالف ہو۔ وہاں یہ ہرگز نہ گایا جائے۔

## کانگرس کمیٹی کے فیصلوں کے خلاف پروٹسٹ

بمبئی سے یکم جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ فارورڈ بلاک کے بانی مسٹر بوس نے اعلان کیا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس بمبئی میں پاس شدہ ریزولیوشنز میں سے دو کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۹ جولائی کو تمام ملک میں پروٹسٹ ڈے منایا جائے۔ ان میں سے ایک ریزولیوشن تحریک ستیہ آگرہ پر بعض پابندیاں عاید کرنے کے متعلق ہے۔ اور دوسرے میں کانگرسی وزارتوں اور کانگرس کمیٹیوں کے باہم تعلقات کی نوعیت بیان کی گئی ہے۔ مسٹر بوس نے لکھا ہے کہ یہ دونو ریزولیوشن رجعت پسندانہ ذہنیت کے آئینہ دار اور ملک کو آئین پسندی کی طرف لے جانیوالے ہیں۔ اس لئے کوئی محب وطن انہیں گوارا نہیں کر سکتا۔ سیاسی جدوجہد کے میدان میں ان سے شدید خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر ہم لوگ ملک کی رائے عامہ کو ان کے خلاف منظم کرنے میں کامیاب ہو سکتے تو ضرر سے بالکل محفوظ رہیں گے۔ انتہا پسندوں کی طرف سے ان پر سخت اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ اور مسٹر بوس نے تحریک کی ہے کہ تمام بہی خواہان وطن ان کے خیالات کی حمایت کریں۔ تا اس آواز میں کوئی اثر پیدا ہو سکے۔

## کانگرس سوشلسٹ پارٹی کانفرنس کا اجلاس

دہلی سے ۲ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ آج یہاں سوشلسٹ پارٹی کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ مشہور کانگرسی سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو نے اپنی صدارتی تقریر میں اعتدال پسند کانگرسی طبقہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ انہوں نے آزادی کے متعلق کانگرس کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ ان فیصلوں کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے۔ ہائی کمانڈ اسوقت ایسے مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے گویا اس کے سامنے اس کے سوا کوئی اور پروگرام ہے ہی نہیں۔ پارلیمنٹری پروگرام اختیار کرنیکا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ قومی تحریک کو تقویت پہونچے۔ اپنی حاکمانہ اہلیت کو ثابت کرنے کے لئے اسے اختیار نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن کانگرسی وزارتوں کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ وہ اپنے مقصد کے حصول میں بری طرح ناکام رہی ہیں۔ اس لئے انہیں اب عہدوں سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ بعض ادارے کانگرس کے اثر و رسوخ کو ملیامیٹ کرنے کے لئے مصروف کار ہیں۔ لیکن سوشلسٹ اسے ہر حملہ آور سے محفوظ رکھیں گے۔ انتہا پسندوں کو اس وقت اپنی سرگرمی کا زیادہ سے زیادہ ثبوت دینا چاہیئے۔ اور ملک کے اندر ایسی فضاء پیدا کر دینی چاہیئے کہ اعتدال پسند مجبور ہو جائیں کہ کانگرس کے پاس کردہ ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور جو لوگ پیچھے رہنا چاہتے ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ چلنے پر مجبور ہو جائیں۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ ممبروں کی بھرتی میں بد احتیاطی برتی جا رہی ہے۔ اور اس معاملہ میں آئندہ ڈسپلن کی شدید پابندی پر زور دیا۔ اور کہا کہ تعداد بڑھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنا چاہیئے جو ذاتی خوبیوں کے مالک ہوں اور پارٹی کے لئے تقویت کا موجب ہو سکیں۔ اس موقعہ پر یہ جاننا بھی موجب دلچسپی ہوگا۔ کہ کانفرنس کے آغاز میں کانگرسی جھنڈے کے ساتھ سرخ جھنڈا بھی لہرایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah


ہزہائی نس نواب صاحب جاورہ

دام اقبالہٗ کے برادر خورد خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علیخاں صاحب وزیر اعظم ریاست جاورہ ارقام فرماتے ہیں کہ آپکی کتاب محض افسانہ سمجھکر شروع سے آخر تک مطالعہ کی واقعی بڑی دلچسپ کتاب ہے اور تبلیغ کے اس طریق کو میں بیحد پسند کرتا ہوں اس سے پہلے میں نے احمدی لٹریچر بالکل مطالعہ نہیں کیا تھا مگر آپ کی اس کتاب نے طبیعت میں شوق پیدا کر دیا۔ اسلئے دل چاہتا ہے کہ مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کروں۔ ......

جناب خواجہ حسن نظامی صاحب (کی سرپرستی میں شائع ہونیوالے رسالہ النظام المشائخ)

کے ایڈیٹر اور مشہور ادیب جناب مولانا واحدی صاحب میونسپل کمشنر دہلی تحریر فرماتے ہیں

"بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے ان کے سنانے کیلئے ایسی ہی دلچسپ انوکھے طریقہ اختیار کرنیکی ضرورت ہے

منشی دیانرائن صاحب نگم

ایڈیٹر رسالہ زمانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ واقعی آپ کی کتاب بڑی دلچسپ ہے۔ رسالہ زمانہ اور اخبار آزاد میں ریویو کرونگا۔ پھر مارچ کے رسالہ زمانہ میں بڑا عمدہ ریویو کیا ہے۔ اب آپ خود اندازہ کر لیجئے کہ جس کی دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ غیر احمدی تو الگ رہے ہندو تک اسکی دلچسپی سے مطالعہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں مگر آپ نے احمدی ہونیکے باوجود ابھی تک اس کو مطالعہ نہیں کیا بقول شخصے چراغ تلے اندھیرا۔

بفضلہ یہ ایسی کامیاب اسکیم ہے کہ اگر آپ ذرا سی ہمت کریں تو سالانہ جلسہ تک پچیس لاکھ آدمی کو بڑی آسانی سے تبلیغ ہو سکتی ہے کیونکہ معروف سے معروف اور مخالف سے مخالف کو بھی آپ یہ کتاب مطالعہ کیواسطے دیدیں تو وہ ختم کرنیکے بعد ہی کتاب ہاتھ سے رکھتا ہے جیسا کہ سینکڑوں میں سے چند معززین کے خطوط کے اقتباسات سے آپنے اندازہ فرما لیا ہوگا۔ اسلئے اس حیرت انگیز مقبولیت کو دیکھکر تین روپیہ کے بجائے ہم نے بھی ایک روپیہ قیمت کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب احمدی بھی پچیس لاکھ آدمی کو تبلیغ کرنیکے پروگرام میں حصہ لے سکے۔ کتاب وزنی ہے محصولڈاک آٹھ آنے لگتا ہے اسلئے دس آدمی ملکر منگوائیں تو دس کتابوں پر ریل میں آٹھ آنے محصول لگیگا۔ غفلت اور کاہلی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آج ہی منگوا لیجئے

مینجر پارک پبلشرز پارک مینشن۔ دہلی دروازہ دہلی۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

# برطانیہ جارحانہ پیشقدمی کو روکنے کیلئے پوری طرح تیار ہے

لنڈن کی ۳۰ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ کل چیتھم ہاؤس میں لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر آئندہ کسی طاقت نے مزید جارحانہ پیش قدمی کی تو ہم نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ہم اپنی مکمل طاقت اس کے خلاف استعمال کرینگے غیر ممالک میں ہمارے ہم وطنوں کی بے عزتی کی جارہی ہے ان امور سے ہم نے اپنی آنکھیں بند نہیں کر رکھیں۔ بلکہ ایسے حالات اندرونی طور پر ہمیں زیادہ متحد کررہے ہیں۔ دنیا کے بیشتر حصہ پر انسانی سلوک کے پرانے معیار کا خاتمہ کیا جارہا ہے اور اب ہمارا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ ہم جارحانہ پیش قدمیوں کو روک دیں اور اس کے لئے ہم نے دوسرے ممالک سے اتحاد کر لیا ہے۔ لیکن اس اتحاد کا مدعا بجز خود حفاظتی تدابیر کے اور کچھ نہیں۔ ہماری ان سرگرمیوں پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ہم جرمنی یا اٹلی کو چاروں طرف سے گھیرنے کے درپے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ جرمنی نے خود ہی باقی دنیا سے اپنی پالیسی کے ذریعہ اقتصادی۔ سیاسی اور تمدنی طور پر علیحدگی اختیار کر لی ہے اور اس کی اس پالیسی نے ہی دیگر اقوام کے لئے تشویش پیدا کر دی ہے۔ جرمنی کے مسائل کا حل نوآبادیات کے حصول سے نہیں۔ بلکہ اپنے ملکی حالات کی درستی اور ہمسایہ ممالک سے خوشگوار تعلقات پیدا کرنے سے ہوگا۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے لارڈ ہیلیفکس نے کہا۔ جرمنی جو تنگی جگہ کا شاکی ہے۔ خود دیگر ممالک سے ایسے آدمیوں کی درآمد میں مصروف ہے جو اس کی صنعتی اور زراعتی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ اس وقت دنیا اقتصادی طور پر ایک دوسرے سے اس قدر وابستہ ہے کہ کوئی ملک بھی اکیلا رہ کر اپنے مسائل کو حل نہیں کر سکتا۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو باہمی تعاون سے۔ اور اس کے لئے ہم ہمیشہ تیار رہیں۔ اگر اسی طرح پر تمام ممالک ایک منظم الحاق پیدا کر لیں تو جرمنی یا اٹلی کو اپنی حفاظت کے لئے کوئی خدشہ نہیں رہ سکتا۔ لیکن حقیقی امن کے لئے کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ جنگی تیاریوں کو کم نہ کر دیا جائے۔ اور ہر ایک ملک کے اس حق کو تسلیم کرنے کی گارنٹی نہ دی جائے۔ کہ وہ آزادانہ طور پر اپنی آزادی کا حفظ اٹھائے۔

علاوہ ازیں سمجھوتہ کے لئے ویسی گورنمنٹ سے گفتگو قطعاً ناممکن ہے۔ جس کے ذمہ دار ارکان حکومت دوستانہ ممالک کو "چور اور بلیک میلر جیسے ناشائستہ خطاب دیں۔ اور تمام دنیا میں برطانوی پالیسی پر تذلیل کن حملے کریں۔ ہاں اگر ان کے اس رویہ میں تبدیلی ہو جائے تو ہم دنیا کو موجودہ نازک حالات سے بچانے کے لئے ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے لئے تیار رہیں۔ برطانوی غیر ملکی پالیسی دو بنیاد وں پر قائم ہے۔ اول یہ کہ ہم طاقت کے جارحانہ استعمال کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کئے بیٹھے ہیں۔ دوسرے یہ کہ دیگر ممالک کی اس خواہش کو تسلیم کرنا کہ مستقل امن کے قیام کے لئے تعمیری کام جاری رکھا جائے۔ لیکن آج تو فوجی دھمکیوں نے دنیا کو دم بخود کر رکھا ہے اور ہمارا فوری کام یہ ہے کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کریں پس محض زبانی یقین دلانے سے کوئی مستقل سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کے لئے تو اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے والا معاملہ درکار ہے۔

لارڈ ہیلیفکس نے پولینڈ۔ ترکی۔ یونان اور رومانیہ سے سمجھوتہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے یہ تمام ذمہ داریاں خوب سوچ سمجھ کر اٹھائی ہیں ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر دوسرے ممالک کی آزادی اور وجود ختم ہو گئے تو ہمیں خود زبردست خطرہ لاحق ہوگا اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر بین الاقوامی نظام اور قانون کو قائم رکھنا ہے۔ تو اس کی حفاظت کے لئے ہمیں خود لڑنے کے واسطے تیار رہنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# روس سے تاحال کیوں معاہدہ نہیں ہوا

ماسکو سے ۳۰ جون کی اطلاع ہے کہ روسی ڈپٹی ایم شادانوف نے روس کے اخبار "پراودا" میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں برطانیہ اور فرانس پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس دول ثلاثہ کے معاہدہ کی گفت و شنید میں بڑے تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ اگرچہ روس نے معاہدہ کے مرتب کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مگر ابھی تک گفت و شنید کسی نتیجہ خیز مرحلے پر نہیں پہنچ سکی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس روس کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ مرتب کرنا نہیں چاہتے جو مساویانہ بنیادوں پر استوار ہو۔ بلکہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اس معاہدہ میں روس کی حیثیت ایک مزدور کی سی ہو جس کے کندھوں پر تمام ذمہ داری ڈال دی جائے۔ حالانکہ کوئی خوددار ملک ایسا معاہدہ نہیں کر سکتا۔ جس میں اسے ان لوگوں کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بننا پڑے۔ جو اپنے مفاد کے لئے دوسروں کو تکلیف میں ڈالنا چاہتے ہوں۔ تاہم روس معاہدہ مرتب کرنے کا خواہاں ہے۔ اسی سلسلہ میں پیرس کی ایک اطلاع ہے کہ ایم بونے وزیر خارجہ اور سر آرک فلپس کے درمیان جو مجلس منعقد ہوئی تھی۔ اس کے اختتام کے بعد فرانس کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس ایک مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں اور معاہدہ کے لئے جدید تجاویز مرتب کی گئی ہیں جو عنقریب ماسکو روانہ کر دی جائیں گی۔

# لنڈن میں آتشزدگی کی تیسری واردات

لنڈن کی ۲۹ جون کی خبر ہے کہ تین دن کے اندر اندر آتشزدگی کی تیسری واردات کل دریائے ٹیمز کے کنارے ایک بازار میں ہوئی۔ جو کہ دوسری واردات کی جائے وقوعہ سے چند سو گز کے فاصلہ پر ہے۔ اس حادثہ میں ایک درجن کے قریب اشخاص نے جلتے ہوئے ویر ہاؤس سے دریا کے دلدلی ساحل پر کود کر جانیں بچائیں۔ واردات کے چند منٹوں کے بعد ۵۰ آگ بجھانے والے افراد جنہوں نے تازہ ہوا مہیا کرنے کا آلہ پہن رکھا تھا۔ آگ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا اور دو گھنٹہ کی شدید محنت کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ حکام پولیس اور فائر بریگیڈ کے ماہرین کے دریافت کرنے پر ویر ہاؤس کے مالک نے بیان کیا کہ بلاشبہ یہ آگ دیدہ دانستہ طور پر لگائی گئی ہے۔ اس علاقہ کو جہاں آگ کی تینوں وارداتیں ہوئیں سرکاری طور پر خطرہ کا علاقہ ظاہر کیا گیا ہے۔

# برطانیہ کے مزدوروں کی اپیل جرمن مزدوروں کے نام

لنڈن سے یکم جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی مزدوروں کی نیشنل کونسل نے جرمن مزدوروں کے نام ایک اپیل ارسال کی ہے جس کا عنوان "ہم ایک دوسرے کو کیوں قتل کریں" ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ تمام ممالک کے مزدوروں کا فرض ہے کہ جھگڑوں کو مصالحانہ گفت و شنید کے ذریعے طے کرنے کے اصول پر زور دیں۔ نہ کہ جنگ کے ذریعہ یہ بات غلط ہے کہ موجودہ صورت حالات اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ برطانیہ اور اس کے حلیف جرمنی کے گرد گھیرا ڈالنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ اس وجہ سے ہے کہ جرمن گورنمنٹ تمام یورپ کو غلام بنانا چاہتی ہے۔ ہم نے اپنی حکومت پر زور دیا ہے کہ جرمنی کو کوئی نقصان نہ

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات وعطریات کی ایجنسی لیکر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں۔ منیجر

# معاونین الفضل کا شکریہ

جون کے آخری نصف حصہ میں گیارہ نئے خریدار بنے ان میں سے پانچ اصحاب نے ازخود خریداری قبول فرمائی۔ اور چھ خریدار حسب ذیل اصحاب نے مہیا فرمائے۔

(۱) مکرم مولا بخش صاحب بوڑیوالہ ایک خریدار (۲) مکرم محمد یوسف صاحب کلکتہ ایک خریدار (۳) محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ دو خریدار آپ نے دس روپیہ کی رقم ملتان جیل کے ان دو قیدیوں کے نام اخبار جاری کرنے کے لئے مرحمت فرمائی ہے جن کی درخواست برائے اجراء اخبار الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ چنانچہ ان کے نام اخبار جاری کر دیا گیا ہے۔

(۴) محترم جناب نواب چوہدری محمد دین صاحب ریونیو منسٹر جودھپور ایک خریدار

(۵) " بابو نواب الدین صاحب کوئٹہ ایک خریدار

ہم ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزا دے۔

اس عرصہ میں خطبہ نمبر کے آٹھ نئے خریدار بنے۔ جن میں چار اصحاب نے ازخود خریداری قبول فرمائی اور چار خریدار حسب ذیل اصحاب نے دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم منشی برکت اللہ صاحب و مولوی غلام مصطفیٰ صاحب قادیان ایک خریدار (۲) مکرم جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد ایک خریدار (۳) بابو نواب دین صاحب کوئٹہ ایک خریدار (۴) ملک نصر اللہ خان صاحب خوشاب ایک خریدار

دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ دوستوں کو خریداری کی تحریک فرمائیں خاکسار مینیجر الفضل

# انڈین سول سروس کے امتحان کی تاریخوں کا اعلان

یہ امر واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ انڈین سول سروس میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان دہلی میں ۸ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے ان قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ہوم ڈیپارٹمنٹ کے اشتہار نمبری ۳۹/۳۳ ای ایس ٹی ایس مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۹ء کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔ جتنے امیدوار اس امتحان میں منتخب کئے جائیں گے ان کے متعلق بعد کو اعلان کیا جائے گا۔ (۲) جو امیدوار امتحان میں داخل ہونا چاہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس ضلع میں وہ سکونت رکھتے ہوں اس کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء ہے (۳) قواعد اور درخواست و انتخاب کے فارم اور امیدواران کے معائنہ کے متعلق ضوابط کی نقول مندرجہ ذیل دفاتر سے مل سکتی ہیں۔

(۱) پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی مشترکہ پبلک سروس کمیشن لاہور کا دفتر۔ (۲) پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور (۳) محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور (۴) صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور (محکمہ اطلاعات پنجاب)


## معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں

اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دیگی اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزار دل مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپے (۲ عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ



فارم ۱

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی ابراہیم ولد بڈھا ذات ارائیں ساکنہ کندالشیخاں تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۷-۱۰-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶/۶/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)


Digitized by Khilafat Library Rabwah


فارم ۱

## فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب سنہ ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب سنہ ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی میرو داد و جاگر پسران بھگوانا ذات جٹ ساکن باہج تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے ۷-۱۰-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶/۶/۳۹

(دستخط) جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔اے

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)



دوائی اٹھرا

## محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

## اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ۔ ہچکی۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**ماسکو یکم جولائی۔** برطانوی اور فرانسیسی نمائندوں نے روس کے ساتھ معاہدہ کی گفت و شنید کے سلسلہ میں سوویٹ نمائندوں سے ملاقات کی اور اپنی تجاویز ان کے سامنے رکھیں۔ دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ ایک برطانوی نمائندہ کا بیان ہے کہ روس ان تجاویز پر غور کر رہا ہے اور جلد ہی ایک اور میٹنگ ہوگی۔

**برسلز یکم جولائی۔** بلجیم کی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ آئندہ یورپین جنگ میں ہمارا ملک غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

**لنڈن ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ برطانوی سفیر مقیم برسلز کو برطانوی گورنمنٹ نے ہدایت کی ہے کہ شاہ بلجیم کو آگاہ کردیں۔ کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے آئندہ موسم خزاں میں بلجیم آنے کی دعوت کو منظور کر لیا ہے۔ آپ ۲۴ر اکتوبر کو روانہ ہونگے اور وہاں چار روز ٹھہریں گے۔

**لنڈن ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے ۲۰۰ جرنیل پولینڈ روانہ ہوگئے ہیں۔ تا وہاں کے دفاعی قلعوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کر سکیں۔

**لنڈن ۲ر جولائی۔** آج صبح مڈلینڈ سکاٹش ریلوے کے سات سٹیشنوں پر بیک وقت سات بم پھٹے دو ریلوے ملازم ہلاک ہوئے اور بہت سے سامان کو نقصان پہنچا۔ بعض مقامات پر اسی وجہ سے آگ بھی لگ گئی۔ یہ بم سوٹ کیسوں میں بند کر کے کلوک روم میں رکھوا دیئے گئے تھے۔ جو وقت معینہ پر پھٹ گئے۔ اسے بھی آئرش ری پبلکن آرمی کی کارستانی سمجھا جاتا ہے۔

**لنڈن ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ بحیرۂ روم کے برطانوی بیڑے کے بہت سے جہاز یونان کی بندرگاہوں کو روانہ ہوگئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنگ کی صورت میں برطانیہ یونان کی بندرگاہوں پر بحری محاذ قائم کریگا جس کے لئے یہ جہاز موزون مقامات کا انتخاب کر کے ضروری انتظام کرینگے۔

**چنگ کنگ ۲ر جولائی۔** کینٹن میں چینی فوجوں نے ایک عام جارحانہ حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اب ہانگو ریلوے پر جنوب کی طرف پیش قدمی کر رہی ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ جون میں انہوں نے جاپان کے گیارہ جنگی جہاز غرق کئے ہیں نیز ۲۹ مشین گنوں۔ ۴۲ ٹینکوں اور چار توپوں پر قبضہ کیا ہے۔

**کراچی یکم جولائی۔** ٹیلیفون کمپنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ گھروں میں ٹیلیفون لگانے کے لئے ۱۹۲ روپیہ کے بجائے صرف ۱۶ روپے فیس وصول کی جایا کریگی لیکن فی گفتگو ایک آنہ چارج کیا جائیگا۔

**لنڈن ۲ر جولائی۔** یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ اگر جنگ شروع نہ ہوئی۔ تو برطانوی پارلیمنٹ کے انتخابات نومبر میں از سر نو ہونگے۔

**لکھنؤ ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ ایک محلہ میں سنیوں نے محفل میلاد منعقد کی۔ لیکن اس موقعہ پر بعض شیعوں نے تبرا بازی شروع کر دی۔ ایک درجن سے زیادہ اشخاص مجروح ہوئے۔

**مدراس یکم جولائی۔** حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے۔ کہ سرکاری ملازمین کو بھی انڈین ٹیری ٹوریل فورس میں شامل ہونا چاہیئے۔ جن ملازمین کو ٹریننگ کے ایام میں فوج سے ان کی اصل تنخواہ کی نسبت کم تنخواہ ملیگی۔ اس کمی کو حکومت پورا کر دے گی۔ عام لوگوں کو بھی اس فوج میں شرکت کے لئے سہولتیں بہم پہنچانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

**شملہ یکم جولائی۔** لیڈی لنلتھگو آج یہاں سے جودھ پور روانہ ہوگئیں جہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان کے لئے پرواز کریں گی۔

**لنڈن یکم جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ امپیریل ایرویز کے طیاروں کے ذریعہ آج کل ہر تین ماہ میں قریباً پانچ کروڑ خطوط آتے جاتے ہیں۔

**وارسا یکم جولائی۔** پولینڈ کے وزیر خارجہ نے آج ڈینزگ کے پولش کمشنر سے ملاقات کی۔ اور وہاں نازیوں کی فوجی تیاریوں کی رپورٹ سنی۔ حکومت پولینڈ نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ وہاں اپنے حقوق کی پامالی کو قطعاً گوارا نہیں کرے گی۔

**لاہور یکم جولائی۔** یہاں ہندوستانی علماء کی سالانہ کانفرنس ختم ہوگئی ہے۔ جس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جنگ شروع ہوتے ہی فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے۔ حکومت سے استدعا کی گئی ہے کہ ان میں سے بھی فوجی افسر مقرر کئے جائیں۔

**شولاپور یکم جولائی۔** پرسوں رات یہاں بعض ہندو مسلمانوں میں ذاتی جھگڑا ہوگیا جس سے تمام شہر میں خوف و ہراس طاری ہوگیا۔ اور لوگ دکانیں بند کر کے گھروں میں گھس گئے۔ لیکن پولیس نے بہت جلد حالات پر قابو پا کر اس تشویش کو رفع کر دیا۔

**بیت المقدس ۲ر جولائی۔** آج سے انتظامی معاملات کے لئے فلسطین کو چھ نئے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ جو شہری اور دیہاتی تقسیم کی بناء پر ہیں۔ اس سے پہلے صرف چار حصے تھے۔

**لاہور ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ لاہور کارپوریشن بل مرتب ہوگیا ہے۔

**کراچی یکم جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد فرسنہ کی بیس لڑکیاں جنہیں گورنمنٹ نے ادم منڈلی سے نکال کر والدین کے پاس بھیجا تھا۔ گھر سے بھاگ کر پھر ادم منڈلی میں آگئی ہیں۔ اس منڈلی کو حکومت سندھ خلاف قانون قرار دے چکی ہے۔ ہندو حلقوں میں اس خبر سے پھر ہیجان پیدا ہو رہا ہے۔

**اوکاڑہ یکم جولائی۔** یہاں گندم حاضر دڑہ ۲/۱/۶ نخود ۲/۱۳/۶ بنولہ خالص مل ۲/۶/- جڑانوالہ میں گھی خالص ۳۸/-/- گندم دڑہ ۲/۱۶/- اور نخود ۲/۱/۵/۶ ہے۔ لائل پور میں گھی ۳۸/۴/- ہے۔ گڑ ۷/۸/- اور شکر ۸/۸/-

**لنڈن ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ سر سیموئیل ہور اور سر جان سائمن روس کے ساتھ معاہدہ کے سخت خلاف ہیں لیکن لارڈ ہیلی فیکس اس کے بہت شائق ہیں اور انہیں یقین ہے کہ یہ معاہدہ ضرور ہو کر رہے گا۔

**کراچی یکم جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ چار روسی جہاز ولاڈی واسٹک کو جاتے ہوئے عنقریب کراچی سے گذرینگے اور چار پانچ گھنٹہ یہاں ٹھہریں گے۔ تاریخ میں یہ غالباً پہلا موقعہ ہوگا۔ کہ روسی جہاز کسی ہندوستانی بندرگاہ پر لنگر انداز ہونگے۔

**کوہاٹ ۲ر جولائی۔** معلوم ہوا ہے کہ مرزا علی خان عرف فقیر ایپی نے اپنے ماتحت افسروں کو سخت تنبیہہ کی ہے کہ کسی بے گناہ آدمی کو تکلیف نہ دی جائے

**پونا ۲ر جولائی۔** ایک سوشلسٹ نوجوان کو شکایت ہے۔ کہ کانگرسی حکومتیں خصوصاً بمبئی گورنمنٹ جائز اور پر امن نظم و نسق قائم کرنے کے بجائے لاٹھی راج قائم کر رہی ہیں۔ پریس کی آزادی کو سلب کر لیا ہے۔ مزدوروں پر لاٹھی چارج کرائی ہے۔ اس کے خلاف بطور احتجاج میں آپ کی کٹیا کے سامنے ۸ر جولائی سے ۲۲ر جولائی تک چودہ روز کا برت رکھوں گا۔

**لاہور ۲ر جولائی۔** پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی کے سابق صدر ماسٹر راجہ رام صاحب نے ایک ہفتہ وار اخبار آزاد ہندوستان کے نام سے نکالنے کی اجازت طلب کی تھی حکومت نے انہیں لکھا ہے کہ دس یوم کے اندر اندر ایک ہزار روپیہ کی ضمانت جمع کریں۔

**پٹنہ ۲ر جولائی۔** دربھنگہ ڈسٹرکٹ کانگرس کے ۴۳ ممبروں کو ممبری سے خارج کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے انتخابات میں کانگرس کے فیصلہ کے مطابق عمل نہیں کیا تھا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah